اداریہ

آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس لاہور۔۔۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے مورخہ ۱۳۔ نومبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک ایک روزہ آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس لاہور میں منعقد کی۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مینار پاکستان کے سائے اور اقبال پارک کے وسیع میدان میں دن گیارہ بجے سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہی۔ اس کیلئے وسیع پیمانے پر تشہیر اور نہایت عالیشان انتظامات کئے گئے۔ پورے ملک سے وفود علماء اور مشائخ کی قیادت میں جلسہ گاہ پہنچے۔ ایسا فقید المثال اجتماع اہلحدیث کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق ۵ لاکھ افراد شریک ہوئے۔ اس مثالی کانفرنس کیلئے دنیا بھر سے علماء اور مشائخ کرام بھی تشریف لائے۔ جن میں خاص طور پر امام کعبہ معالی الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ۔ جناب ڈاکٹر مانع الجہنی سیکرٹری جنرل ندوۃ الشباب العالمیہ ریاض۔ جناب سعادۃ سفیر سعودی عرب جناب مولانا عبدالہادی، سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ، جناب مولانا عبدالوہاب خلجی، سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہلحدیث بھارت جناب مولانا عبداللہ مدنی، نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث نیپال جناب الشیخ عادل عبدالرحمان بحرین قابل ذکر ہیں۔

امام کعبہ کے خطبہ جمعۃ المبارک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کی دینی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج

تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ اہلحدیث ہمیشہ سچ اور حق بات کرتے ہیں اور سچے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ انہوں نے علماء اور مشائخ پر زور دیا کہ وہ اپنے دائرہ عمل کو وسیع کریں اور اپنی دعوت عام لوگوں تک پہنچائیں۔ تاکہ تمام مسلمان کتاب و سنت کی تعلیم سے آگاہ ہو سکیں اور انہوں نے عوام الناس سے بھی اپیل کی کہ وہ کتاب و سنت کی تعلیم نہ صرف خود حاصل کریں۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں تمام مسلمانوں کو اتحاد اور یکجہتی کا بھرپور مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ متحد ہو کر اسلام کی سربلندی کیلئے کام کیا جا سکے۔ بوسنہ اور کشمیر کے حالات پر گھری تشویش کا اظہار کیا اور مسلمانوں کے قتل عام پر گھرے افسوس کا اظہار کیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اکابرین اور زعماء کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اور انہیں دعوت دیکر لوگوں سے ملاقات کرنے اور اپنے جذبات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے سعودی فرمانروا خادم الحرمین الشریفین اور عوام کی نیک خواہشات بھی لوگوں تک پہنچائیں۔

رات عشاء کے بعد کے اجلاس کی صدارت بھی امام صاحب نے کی اس موقعہ پر ندوۃ الشباب العالمیہ کے سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر مانع الجہنی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ انہوں نے بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ امت مسلمہ کو اس وقت جن چیلنجوں کا سامنا ہے اس کے حل کیلئے علماء اہل حدیث کو میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے کیونکہ

یہی علماء کرام کتاب و سنت کی تعلیم سے آشنا ہیں اور موجودہ مسائل کا شاندار حل اس میں موجود ہے۔ انہوں نے علماء اہل حدیث کو تلقین کی کہ وہ خود بھی عملی نمونہ پیش کریں اور امت مسلمہ کی قیادت سنبھالیں اور ان کی صحیح رہنمائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ صحیح انقلاب اہل حدیث کے ذریعے ہی آسکتا ہے اس لئے انہیں عملی طور پر میدان میں آنا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں پہلی مرتبہ ایسے بڑے اجتماع سے مخاطب ہوں اور مجھے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی کارکردگی سے بڑی مسرت ہوئی ہے اور آپ لوگوں سے مل کر میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ انہوں نے ہر قسم کے تعاون کا مکمل یقین دلایا۔

کانفرنس میں بیرون ملک سے آئے ہوئے علماء کرام اور اندرون ملک کے علماء نے بھی خطاب کئے۔ اس موقعہ پر بہت سی اہم قراردادیں پاس کی گئی۔ جن میں اہم ترین درج ذیل ہیں۔ اخباروں میں بڑھتی ہوئی فحاشی کے خلاف، کشمیر میں بڑھتے ہوئے مظالم اور ہندوؤں کی جارحیت کے خلاف، بوسنہ میں مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی اور یکجہتی، پاکستان میں مہنگائی کے خلاف، اسلامی نظام کے نفاذ اور کتاب و سنت کو سپریم لاء بنانے کے متعلق۔

مجموعی اعتبار سے یہ کانفرنس بہت نتیجہ خیز رہی اور دور رس نتائج کی حامل اس کانفرنس کے نہایت مفید اثرات مستقبل میں ظاہر ہوں گے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاظ میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ خاص کر اس کانفرنس کے ذریعے مرکزی جمعیت اہل حدیث نے انفرادی قوت کا شاندار مظاہرہ کیا۔ موجودہ حالات میں پاکستان میں دینی اور سیاسی جماعتوں کیلئے ایسے عظیم اجتماع تازہ خون

کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سے ان کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ ہم اس عظیم الشان اور فقید المثال اجتماع منعقد کرنے پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے اکابرین و زعماء اور کارکنوں کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ اتنے بڑے اجتماع میں کچھ انتظامی خامیاں رہ جاتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ منتظمین نے بھی ان کا نوٹس لیا ہو گا اور آئندہ ایسی بڑی کانفرنس کے موقعہ پر اس کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے بھی چند باتوں کو نوٹ کیا جنہیں محض اصلاح کی خاطر یہیں نقل کر رہے ہیں تاکہ مستقبل میں پروگرام مرتب کرتے وقت ان سے بچنے کی تدابیر کی جاسکیں۔

۱۔ لاؤڈ سپیکروں کی شدید قلت محسوس ہوئی۔ جس کی وجہ سے بہت سے سامعین امام صاحب کی تقریر اور نماز میں ان کی قرات سے محروم رہے۔

۲۔ وضو کیلئے پانی اور طہارت خانوں کی کمی کی وجہ سے حاضرین کو کافی دشواری ہوئی۔ دور دراز سے سفر کر کے آنے والوں کو وضو بنانے اور طہارت حاصل کرنے کی اشد ضرورت تھی۔

۳۔ چونکہ کانفرنس گیارہ بجے سے رات گئے تک جاری رہی۔ ظاہر ہے اس دوران کھانے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کیلئے ناکافی انتظامات سے حاضرین کو مشکل پیش آئی اگر اس موقعہ پر سستے ہوٹل کا اہتمام کر دیا جاتا تو بہت آسانی ہوتی۔

۴۔ جلسہ گاہ میں داخل ہونے اور باہر آنے کے راستے بہت محدود تھے۔ خاص کر مین گیٹ ہی سے خصوصی مہمان آتے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے دیگر حاضرین کو

کافی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

۵۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے کیلئے کسی عالم اور اچھے مقرر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو موقعہ محل کی مناسبت سے عمدہ اشعار اور خوبصورت جملوں سے سامعین کو محظوظ کرے اور مقرر کو دعوت دینے کا انداز بھی منفرد ہو اس کا شدید فقدان پایا گیا۔

۶۔ علماء کرام جو کانفرنس سے مخاطب ہوں انہیں پہلے بریف کرنے کی اشدت ضرورت ہے تاکہ آنے والے کچھ حاصل کر کے جائیں اور محض جذباتی اور مخالفانہ تقریروں سے وقت صائع نہ کیا جائے۔ جس کا مظاہرہ کانفرنس کے موقعہ پر ہوا۔ حالانکہ یہ عظیم الشان کانفرنس ہی ان کیلئے کافی ہے۔

۷۔ چونکہ عربی مہمان بھی کانفرنس میں موجود تھے۔ اس لئے تقریروں کا خلاصہ یا کم از کم قراردادوں کا عربی ترجمہ ضرور ہونا چاہیئے۔ جس کی شدید کمی محسوس کی جاتی رہی۔

۸۔ ایسے عظیم الشان اجتماع بہت محنت اور کوشش سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لاکھوں کے ایسے اجتماع کو مرکزی جمعیت اہلحدیث کی عمدہ کارکردگی اور کارناموں سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ کم از کم پمفلٹ کی شکل میں ایسے ہزاروں کتابچے اردو اور عربی زبان میں تقسیم ہونے چاہیئے تھے۔ اور کم از کم ایک رپورٹ بھی کانفرنس میں پیش کی جانی چاہیئے تھی۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ غالباً منتظمین کی زیادہ مصروفیت انہیں ایسا کرنے کی مہلت نہ دے سکی۔

۹۔ باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کی صحیح رہنمائی کرنے کیلئے ہر مہمان

کے ساتھ ایک مہماندار مقرر ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ ان کی مناسب خدمت کی جا سکتی۔ اور کانفرنس اور دیگر پروگراموں میں بروقت پہنچنے کا اہتمام بھی ہو سکتا۔ امید ہے اس کا آئندہ اہتمام کیا جائے گا۔

۱۰۔ مجلس انتظامیہ میں دوسرے بڑے شہروں کو بھی نمائندگی دی جاتی تو انتظامات کرنے آسان ہو جاتے اور کام کا بوجھ بھی زیادہ نہ ہوتا۔

۱۱۔ بیرون ملک سے تشریف لانے والے مہمانوں کو صرف کانفرنس تک محدود نہ کیا جاتا۔ بلکہ انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے عظیم منصوبے مثلاً جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ اسلام آباد۔ علاقہ گلیات۔ بالاکوٹ کشمیر وغیرہ کی بھی زیارت کرائی جاتی تاکہ معزز مہمانوں کو اندازہ ہوتا کہ مرکزی جمعیت ٹھوس بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔ کانفرنس کے بعد انفرادی طور پر بعض مہمان مختلف مدارس میں تشریف لائے۔

بہرحال مندرجہ بالا باتوں کی نشاندہی ہم نے خلوص نیت کے ساتھ اس لئے کی ہے تاکہ آئندہ ایسی عظیم الشان کانفرنس منعقد کراتے وقت ان کا اعادہ نہ کیا جائے۔ امید ہے اکابرین خندہ پیشانی سے قبول فرمائیں گے۔ آخر میں ہم دوبارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے تمام اساتذہ اور طلباء کی طرف سے فقید المثال کانفرنس کی کامیابی پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔